بیان الحکمہ
تحقیقی مجلہ-5
http://bayan-ul-hikmah.salu.edu.pk

بیان الحکمہ [تحقیقی مجلہ]
01-14 (2019ء)

*محبوب علی شاہ

تیرہویں صدی کے نصف آخر کے بعد علماء برصغیر کی خدمات حدیث

ABSTRACT: In India scholar's had played incredible role for 'Hadith'. The service of Indian Muslim scholars about methodology of Hadith is much more than other countries scholars in the last 50 years of thirteenth century. Their name should be written in golden words. There services about the methodology of Hadith are great one .Muslim scholars of sub-continent had taken keen interest in the research work of Hadith and its explanation. If we evaluate the theological history of India that ;Shah Waiullah 'and his family worked day and night for expansion and publishing of' Hadith ' Thirteenth century of hire is called a century of revolution as concerned for Hadith. Because in that era proper theological institutions were set up and very strong institutions had spread knowledge and study of methodology of Hadith.

کلیدی الفاظ: خلفاء راشدین، تاریخ، اشاعت حدیث، تقلید، محدث

*ہیڈ ٹیچر، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، گورنمنٹ آف پنجاب

عرب ہند تعلقات

تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ عرب و ہند کے تعلقات کافی پرانے ہیں جسکا اندازہ لگانا نہایت ہی مشکل کام ہے۔ البتہ اتنا تو کہا جاسکتا ہے کہ یہ تعلقات کرہ ارض پر وجود کے ساتھ ہی قائم چلے آرہے ہیں۔ عرب لوگ تاجر پیشہ تھے اور آس پاس کے ملکوں کی منڈیوں سے مال تجارت لاتے اور لے جاتے تھے۔ عرب اور ہند میں سندھ مکران اور جنوبی عرب کے ساحل اس قدر قریب ہیں کہ ان کے درمیان تجارتی تعلقات اور ایک دوسرے کے ساتھ روابط قائم ہو جانا ایک ناگزیر اور فطری عمل تھا۔ عربوں اور ہندوستان کے لوگوں کے درمیان جو مشترک چیز تھی۔ جنوبی ہند کی بندرگاہوں سے عرب لوگ مال لایا اور لے جایا کرتے تھے ان تاجروں میں سے بعض تاجر حضرات نے جنوب ہند کے ساحلی شہروں میں رہائش اختیار کرلی تھی۔[i]

مسلمانوں کی ہند کے بارے میں معلومات

رسول اللہ کے ساتھ آپکے کے صحابہ بھی ہندوستان کی مختلف چیزوں سے واقفیت رکھتے تھے جن میں مندرجہ ذیل اشیاء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ادرک لونگ، مرچ، ساگوان کی لکڑی اور ہندی تلواریں وغیرہ انکو باقاعدہ استعمال میں لاتے تھے اور جن کا تذکرہ احادیث میں بھی ملتا ہے بلکہ روایات میں ہند کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو اسلام کی دعوت دی تو ساتھ ہی یہ خبر ہندوستان میں پہنچ گئی جو کہ اس زمانے میں عرب قافلے مالا بار، لنکا، مالدیپ، انڈونیشیا، اور چین کے علاقوں میں آتے جاتے تھے۔ اسی زمانے میں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ بھی پیش آچکا تھا۔ جس سے متاثر ہو کر مالا بار کے راجہ زمورا نے اسلام قبول کرلیا تھا۔[ii]

برصغیر میں اسلام خلفاء راشدین کے دور میں آیا اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں مغربی ہندوستان میں ممبئی اور تھانہ بھون میں مسلمان آباد ہو چکے تھے۔ زیادہ تر تابعین اس علاقے میں آئے جن کی بدولت اس خطہ میں لوگ اسلام میں داخل ہوئے تاریخ کے اوراق الٹنے سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ ہندوستان آءے اور وہ علم حدیث کے چلتے پھرتے مدرسے تھے۔ تاہم اس زمانہ میں اشاعت حدیث کا کام پوری

توجہ کے ساتھ انجام دیا گیا۔ ابتدائی چار صدیوں میں ہندوستان کے لوگون کا رجحان صرف حدیث کی طرف تھا کیونکہ ہندوستان کے اسلام کے ابتدائی دور میں قرآن وحدیث کے سوا کسی اور شے کا وجود نہیں تھا۔[iii]

برصغیر میں حدیث کے رجحان کے بارہ میں سید عبدالحی حسنی رقمطراز ہیں۔۱۲۵۸/۶۵۶ میں سقوط بغداد کے بعد برصغیر میں حدیث کی طرف رجحان کم رہا۔ زیادہ تر ادب، شعر، فقہ، اصول فقہ، ریاضی اور یونانی علوم کی طرف رجحانات تھے۔ حدیث کی طرف ان کا اتنا ہی رجحان تھا جس قدر احادیث فقہ کی کتب میں آجاتی تھیں۔ اور اگر کوئی مصابیح السنۃ پڑھ لیتا تو اسے محدث سمجھا جاتا تھا۔[iv]

چنانچہ سید سلیمان ندوی کے بقول "عہد تغلق کے دور کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک مناظرہ جسکے ایک فریق شیخ نظام الدین سلطان الاولیاء تھے اور دوسری طرف تمام علماء۔ شیخ کا بیان ہے کہ جب کوئی حدیث بیان کرتا تو علماء بڑی جرات اور بے باکی سے کہتے کہ اس ملک میں حدیث پر روایات مقدم سمجھی جاتی ہیں"۔[v]

اس عمومی حالت کے باوجود یہاں خال خال شخصیات ایسی بھی نظر آتی ہیں جنہوں نے اس بے اعتدالی اور جنون کو قبول نہیں کیا جن میں شیخ حسن بن محمد صغانی، علی المتقی، شیخ محمد طاہر پٹنی، شیخ محمد حیات سندھی نامور ہیں۔ آخری دور میں شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی نے بھی اپنی تعلیمات کی بنیاد کشف والہام اور مشرب مرشد کی بجائے کتاب وسنت پر رکھی۔ چنانچہ سید سلیمان ندوی رقمطراز ہیں۔

"حضرت مجدد الف ثانی نے اپنی تعلیمات کی بنیاد اتباع سنت پر رکھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ علم اور شمائل کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول ہونے لگی"۔[vi]

حضرت مجدد نے اشاعت حدیث کے فروغ میں جو کارنامہ سرانجام دیا اس کے بعد شیخ عبدالحق ۱۶۴۲/۱۰۵۲ محدث دہلوی اور حضرت امام شاہ ولی اللہ ۱۷۶۲/۱۱۷۶ جیسے نامور محدثین پیدا ہوئے جنکی محنت کی بدولت خدمات حدیث کا سلسلہ چلتے چلتے تیرھویں صدی کے نصف آخر تک پہنچا یہی ہمارے مضمون کا عنوان ہے جسکا جائزہ ہم آگے پیش کررہے ہیں۔ برصغیر میں حدیث کی خدمت کرنے والے نامور شخصیات میں شاہ محمد اسحاق کا نام نامی آتا ہے۔

آپ شاہ عبد العزیز کے نواسے تھے۔ شیخ عمر بن عبد العزیز مکی سے سند اجازت حدیث حاصل کیا۔ آپ شاہ عبد العزیز، شاہ عبد القادر اور شاہ رفیع الدین سے بھی فیض یاب ہوئے۔ آپ نے منقولات و معقولات ان سے سبقاً پڑھیں۔ شاہ عبد العزیز آپ کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ کہ میری تقریر شاہ اسماعیل، تحریر رشید الدین اور تقوی اسحاق لے گیا۔[vii]۔ سر سید احمد خاں مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ میں شاہ اسحاق کے وعظ میں شامل ہوتا تھا۔ باہر مردوں کا ہجوم ہوتا تھا۔ زنان خانہ میں عورتیں جمع ہوتی تھیں ڈولیوں کا شمار نہ پالکیوں کی گنتی شاہی محلات کی بیگمات حاضر ہوتی تھیں۔[viii] آپ کے شاگردوں میں شاہ محمد یعقوب، شاہ محمد عمر بن شاہ اسماعیل، شیخ محمد انصاری، شیخ الکل فی الکل سید میاں نذیر حسین دہلوی، شاہ عبد الغنی مجددی، سر سید احمد خاں وغیرہ مگر شاہ اسحاق کی مسند درس و تدریس پر سید نذیر حسین محدث دہلوی مسند نشین ہوئے۔[ix] تصانیف میں ا۔ مسائل الاربعین ۲۔ مائۃ مسائل ۳۔ تذکرۃ الشام مشہور ہیں[x]

وفات۔

شاہ محمد اسحاق مکہ المکرمہ میں سن ۱۲۶۲ ہجری 1849 عیسوی میں فوت ہوئے۔ انکی نماز جنازہ شیخ عبد اللہ سراج مکی نے پڑھائی اور وہیں مدفون ہیں۔[xi] انکے علاوہ حدیث کی خدمت کرنے والے علماء میں

حضرت مولانا عبد الحئی فرنگی محلی لکھنوی کا نام آتا ہے

جنکی بدولت فرنگی محل میں علم حدیث اپنی معراج کو پہنچا۔ آپ علوم کی تحصیل سے فارغ ہو چکے تو درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق میں مشغول ہو گئے۔[xii]

محمد طفیل نقوش رسول نمبر میں لکھتے ہیں کہ۔

"ایک عالم آپکے درس سے فیض یاب ہوا۔ موصوف اس قدر کثیر الدرس اور کثیر التصنیف تھے کہ آپ کے علوم کی اشاعت اور فیض کی شہرت آپکی زندگی ہی میں تمام دنیا میں پھیل گئی اور قریب مجددیت کو پہنچ گئے۔ مزید لکھتے ہیں۔ آپکی تدریسی و تصنیفی خدمات سے نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا اسلام گونج اٹھی۔ اطراف و دیار سے علم کے طالب آپکے آستانہ پر جمع ہوتے رہے۔ معقول و منقول کا یہ مجمع البحرین زندگی کے آخری لمحہ تک موجیں مارتا رہا۔ دوسرے علوم و فنون کے ساتھ تمام کتب حدیث کا باکمال تحقیق آپ کی درسگاہ میں ہوتا تھا۔ متون کتب میں سے مولانا نے مسند امام ابو حنیفہ، موطاء امام محمد، کتاب الآچار امام محمد پر مقدمہ اور

حاشیہ لکھا اور انکو شائع کیا۔ متعلقات حدیث میں سے موضوعات سیوطی، المقاصد الحسنہ، امام سخاوی اور فتح المغیث فی اصول الحدیث اور میزان الاعتدال وغیرہ کتابیں انکے اشارہ سے متوسلین اور تلامذہ نے شائع کیں" [xiii]۔

آپکی تصانیف کی تعداد ایک سو دس ہے۔ مگر حدیث پر درج ذیل کتب ہیں۔

۱۔ التعلیق الممجد علی موطاامام محمد
۲۔ الاجوبتہ الفاضلہ للاسئلۃ العشرہ الکاملۃ
۳۔ النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر
۴۔ الاثار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ
۵۔ الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل
٦۔ ظفر الامانی فی شرح المختصر المنسوب للجرجانی فی المصطلح [xiv]

لکھ کر حدیث کی ایسی خدمت فرمائی کہ آنے والی نسل کو ممنون فرمایا۔ انہی کے ایک معاصر نواب محمد صدیق حسن خاں قنوجیتھے

علم سے فراغت کے بعد نواب صاحب جب تیسری دفعہ ریاست بھوپال تشریف لائے تو آپ کی وجہ سے یہ ریاست منبع علم و مرجع علماء ہوگئی۔ ہندوستان کے بے شمار علماء اس مہتاب علم کا ہالہ بن گئے۔ متعدد علوم و فن قائم ہوئے۔ گویا طلباء کھینچے چلے آرہے ہیں۔ ریاست بھوپال کے تمام مسلمان اس خدمت کی دینی برکتوں سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ علم و فن کے اعتبار سے بھوپال کی قسمت جاگ اٹھی۔ نواب صاحب نے اشاعت حدیث کی ایک نئی طرہ ڈالی کہ حفاظ قرآن کی طرح حفاظ حدیث کا التزام کیا اور صحیح بخاری سے لیکر بلوغ المرام کے طلباء کے لیے علیحدہ علیحدہ انعامات و وظائف کا اعلان فرمایا۔ آپکی حدیثی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے سید سلمان ندوی رقمطراز ہیں کہ۔

علمائے اہل حدیث کی تصنیفی و تدریسی خدمات قابل قدر ہیں۔ نواب صدیق حسن خان کے قلم اور مولانا سید نذیر حسین دہلوی کی تدریس سے بڑا فیض پہنچا۔ نواب صاحب موصوف نے بہت سے دینی اور علمی کتابیں زر کثیر صرف کرکے عرب و عجم سے منگوا کر چھپوائیں اور اس طرح تصنیف کی دنیا میں اہم کردار ادا کیا۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری کے نسخہ پر ہزاروں روپیہ خرچ کرکے چھپوایا اور مفت تقسیم کیا۔ نواب صاحب کی تصانیف عربی، فارسی، اور اردو میں دو سو بائیس ہیں جن میں علم حدیث پر یہ کتابیں لکھ کر حدیث کی خوب خدمت فرمائی۔

۱۔ عون الباری شرح تجرید شرح بخاری ۲۔ منح الوصول فارسی

۳۔ روضۃ ندیہ شرح درر البہیہ ۴۔ موائد العوائد[xv]

۵۔ مسک الختام شرح بلوغ المرام فارسی ٦۔ ہدایۃ السائل

۷۔ فتح المغیث

مولانا محمود حسن جو شیخ الہند کے نام سے مشہور ہیں بھی اس میدان کی خاص طور پر قابل ذکر شخصیت ہیں۔ چھ سال کی عمر میں پڑھنا شروع کیا۔ دارالعلوم دیوبند کے پہلے طالبعلم تھے۔ صحاح ستہ اور دوسری کتب مولانا محمد قاسم نانوتوی سے پڑھیں اور ۱۸۷۱ میں فارغ ہوئے۔[xvi] خدمت حدیث میں آپ نے الابواب وتراجم بخاری شریف کے چند تراجم ابواب کی مختصر شرح کی۔ حاشیہ ابو داود یہ بھی آپکی خدمات حدیث ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے قرآن کا ترجمہ مکمل کیا۔[xvii] درس حدیث کے بارہ میں حضرت مولانا محمد اصغر مفتی دارالعلوم دیوبند یوں رقمطراز ہیں۔

"مولانا محمود الحسن مسائل مختلف فیہہ میں آئمہ ثلاثہ رحم اللہ بلکہ دیگر مجتہدین کے مذاہب بھی بیان فرماتے اور مختصر طور پر دلائل بھی نقل فرماتے لیکن جب امام ابو حنیفہ کا نام آتا تو مولانا محمود حسن کے قلب میں انشراح چہرہ پر بشاشت، تقریر میں روانی، لہجہ میں جوش پیدا ہو جاتا۔ دلیل پر دلیل، شاہد پر شاہد، قرینہ پر قرینہ بیان کرتے چلے جاتے۔ تقریر رکتی ہی نہ تھی اور اس خوبی سے مذہب امام اعظم کو ترجیح دیتے کہ سلیم الطبع اور منصف المزاج لوٹ جاتے۔ دور دور کی مختلف المضامین احادیث جنکی طرف کبھی خیال بھی نہ جاتا تھا پیش کر کے اس طرح مدعا ثابت فرماتے کہ بات دل میں اترتی تھی اور سامعین کو دل اور آنکھوں سے نظر آجاتا کہ یہی حق ہے"[xviii]۔

سید نذیر حسین دہلوی

کا نام بھی حدیث کی خدمات میں بہت زیادہ ہے۔ حدیث کی اجازت شاہ محمد اسحاق مکی سے حاصل کی۔[xix] شاہ محمد اسحاق نے جب مکہ مکرمہ جانے کا قصد کیا تو انہوں نے سید نذیر حسین کو اپنا جانشینمقرر کیا اور فتوی دینے کی اجازت دی۔ آپ نے ۱۲۷۰ ہجری تک تفسیر اور فنون کی کتب پڑھائیں۔ اسکے بعد صرف علوم اصول حدیث، علوم دین، حدیث، تفسیر اور فقہ کو اختیار کیا اور پچاس سال اسی طرح گزارے۔ ان کے شاگردوں کی

تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے جو دنیا کے مختلف ممالک سے تشریف لائے اور آپ سے اپنی علمی پیاس بجھائی۔[xx]
حدیثی خدمات کے سلسلہ میں آپکی تصانیف درج ذیل ہیں۔

ا۔ میعار الحق۔ تقلید کے متعلق بڑی اچھی کتاب ہے۔ مولانا آزاد فرماتے ہیں۔ میعار الحق دیکھی اور اسکے جواب میں مولانا ارشاد حسین کی انتصار الحق دیکھی اور مجھ پر معیار الحق کی سنجیدہ وزنی کا بہت اثر ہوا اور ارشاد حسین رام پوری کا علمی ذوق صاف صاف نظر آیا۔[xxi]

۲۔ ثبوت الحق الحقیق رسالہ فی محلی النساء بالذہب

۳۔ واقعات الفتوی ودافعۃ البلوی

۴۔ فلاح الولی فی اتباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۵۔ فتاوی نذیریہ[xxii]

آپکی محدثانہ تدریس کا اثر تھا کہ طلباء کا ایک ہجوم رہتا تھا اور سارے ہندوستان میں آپکے درس کی دھوم مچی ہوئی تھی بلکہ بیرون ہند، حجاز، چین اور افریقہ تک لوگ حدیث پڑھنے حاضر ہوتے تھے۔[xxiii]

عظیم محدث مولانا احمد علی سہارنپوری

کا نام نامی بھی آتا ہے۔ آپ نے ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد شیخ وجیہ الدین سے حدیث کی سند لی پھر مکہ مکرمہ کا سفر فرمایا اور صحاح ستہ شاہ محمد اسحاق سے پڑھیں اور انسے حدیث کی سند اجازت لی۔ آپ نے جامع ترمذی، صحیح بخاری اور مشکوۃ شریف کی تصحیح فرمائی اور اس پر حواشی لکھے۔[xxiv]تعلیقات میں آپ نے تعلیقات صحیح بخاری لکھی اس میں نہایت اختصار کے ساتھ صحیح بخاری کے اسناد اور متن کے بارہ میں وہ تمام معلومات قلمبند کیں جو کہ طالب علم حدیث کے لیے ضروری ہیں۔ مزید آپ نے جامع ترمذی کی تصحیح کی اور حواشی بھی لکھے۔[xxv] آپ نے حدیث کی کتابوں کی تصحیح تحشیہ کیطرف توجہ دی اور اس کی طباعت واشاعت کے لیے اپنے مشہور شاگرد مولانا محمد قاسم نانوتوی کے ساتھ ملکر مکتبہ احمدیہ قائم کیا جسکی کتابیں طبع کرکے اس ملک میں علم کی اشاعت کے لیے کئی سال تک قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔[xxvi]مزید حدیث کی مشہور کتاب مشکوۃ پر حاشیہ لکھا اور بڑی محنت سے اپنے پریس دہلی میں چھاپا۔ پہلے ایڈیشن کی اشاعت نہ معلوم ہوسکی البتہ دوسرا ایڈیشن مکتبہ احمدیہ دہلی سے شائع ہوا[xxvii]۔ اسکے علاوہ آپ نے صحیح مسلم کی بھی تصحیح کی اور اسکو پہلی

مرتبہ شرح نووی کے ساتھ شائع کیا۔پہلا ایڈیشن نایاب ہوگیادوسرا ایڈیشن مولانا محمد حسین فقیر اور شیخ ظفر علی کے اہتمام میں مطبع افضل المطابع شاہدرہ دہلی سے شائع ہوا[xxviii]۔سنن ابوداود کے کئی نسخے سامنے رکھ کر صحیح نسخہ تیار کیاجسے آپ کے شاگرد محمد حسین فقیر نے اہتمام کے ساتھ شائع کیا۔[xxix]

حضرت مولانارشید احمد گنگوہی

برصغیر میں خدمات حدیث کے حوالے سے ایک عظیم ہستی کے طور پر آپ کانام نامی آتا ہے۔ آپ نے حدیث شاہ عبدالغنی مجددی سے پڑھی[xxx]۔ پچاس برس تک گنگوہ میں حدیث تفسیر کادرس دیا[xxxi]۔ آپ کی علمی استعداد کے بارے میں علامہ انورشاہ کاشمیری نے فرمایا کہ

"مولانا گنگوہی نہ صرف مذہب حنفی کے ماہر تھے بلکہ چاروں مذاہب کے فقیہ تھے۔ ان کے سوا کسی کو چاروں مذاہب کاماہر نہ دیکھا۔ان کے درس حدیث سے تین سوجید علماء فیض یاب ہوئے"[xxxii]

آپکی تصنیفات کی تعداد پندرہ ہے جن مین حدیث کی کتاب الکوکب الدری جو کہ ترمذی پر آپ کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ دوجلدوں میں چھپ چکاہے۔لامع الدرری علی البخاری از مولانارشید احمد معرض وجود میں آچکی ہے۔جوانکے شاگرد مولانا محمد یحیی کاندھلوی نے شائع کیا۔اسکے علاوہ آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

۱۔ فتاوی رشیدیہ　　　۲۔ سبیل الارشاد

۳۔ قطوف دانیہ　　　۴۔امدادالسلوک[xxxiii]

مولانا خلیل احمد سہانپوری

کاذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ حدیثی خدمات کے سلسلہ میں **بذل المجہود شرح سنن ابی داود** عربی شرح ہے جس میں حدیث کی صحت اور سقم کامداراس کی سند پر ہے۔ آپ نے شرح میں سند کی بحث پر زیادہ زور دیا ہے اور پیچیدگیاں دور فرمائی ہیں۔ حل مطالب واختلافات پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ آپ کے تلامذہ میں سے مولانا ظفر احمد عثمانی جن کی اعلا السنن تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ مولانا حسین احمد مدنی جنھوں نے بیس سال مسجد نبوی شریف میں حدیث کا درس دیا۔ مولانا بدرعالم میرٹھی، مفتی جمیل احمد تھانوی اور مولانا روشن دین بہاولپوری شامل ہیں۔[xxxiv]

مولانا محمد قاسم نانوتوی

حدیثی خدمات میں اگر آپ کا تذکرہ نہ کیا جائے تو تذکرہ محدثین برصغیر کی تکمیل نہ ہو سکے گی۔ آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ دارالعلوم دیوبند انڈیا کے بانیوں میں سے ہیں جہاں سے آج تک ہزاروں لوگ شیخ الحدیث، محدث، فقیہ، مفسر، ادیب، مفتی اور محقق پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ آپ ہی کی خدمات کا صلہ ہے۔ ویسے آپ نے مولانا ملوک علی سے تحصیل علوم میں کتابیں پڑھیں، اسکے بعد حدیث شاہ عبدالغنی محدث سے پڑھیں۔ پھر آپ نے مولانا احمد علی سہارنپوری کے مکتبہ احمدیہ میں کام کیا۔ اس وقت مولانا موصوف بخاری شریف طبع کرنے کے لیے اسکی تصحیح و تحشی کرتے رہتے تھے۔ پانچ پارے جو کہ رہ گئے تھے اسکے حواشی محدث سہارنپوری نے مولانا محمد قاسم نانوتوی سے لکھوائے۔[xxxv]

علامہ انور شاہ کشمیری

آپ محدث علامہ انور شاہ کاشمیری کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کا حافظہ بے مثل تھا۔ جس بات کو ایک دفعہ دیکھ لیا، پڑھ لیا زندگی بھر نہ بھول سکے۔ ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن پڑھنا شروع کیا چھ سال کی عمر میں قرآن اور فارسی کے کچھ رسالے مکمل کر لیے۔[xxxvi] خدمات حدیث میں "**العرف الشذی**" جامع ترمذی کی شرح ہے کی املاء کی گئی اور اسکو مولانا چراغ حسین نے املاء کیا تھا۔ اسکے علاوہ

۱۔ خاتم النبیین ۲۔ فصل الخطاب فی مسئلۃ ام الکتاب

۳۔ بسط الیدین لنیل الفرقدین[xxxvii] مولانا انور شاہ کاشمیری نے عام درسگاہی درس میں یکسر انقلاب برپا کر دیا۔ آپ نے حدیث کی شرح و تفصیل میں صرف و نحو، فقہ، اصول فقہ، معنی و بلاغت، اسرار و حکم، سلوک و تصوف، فلسفہ و منطق، سائنس و عصری علوم کا ایک گراں قدر اضافہ کیا۔ رجال کی بحثیں، مصنفین و مولفین کی تاریخ و سوانح، تالیفات و تصنیفات پر نقد تبصرہ آپ کے درس کا طرہ امتیاز تھا۔[xxxviii] مزید اس سلسلہ میں مولانا کاندھلوی کے بقول فقہ الحدیث میں کلام فرماتے تو اولاً آئمہ اربعہ کے مذاہب نقل فرماتے اور پھر انکے دلائل نقل فرماتے جو اس مذہب کے فقہا کے نزدیک سب سے زیادہ قوی ہیں۔ پھر انکا شافی جواب اور امام ابو حنیفہ کے مسلک کی ترجیح بیان فرماتے۔[xxxix] آپ کی تدریس حدیث میں فقہی تعصب کا رجحان غالب رہتا تھا۔ مسلکی دفاع کا اقرار یوں کرتے کہ میں انور شاہ کاشمیری نے حنفیت کو مستحکم کر دیا کہ اب انشاءاللہ سو سال تک

اس میں کوئی اضمحلال پیدا نہیں ہو سکتا[xl]۔ آپ کی تصانیف میں **"فضیین الباری علی صحیح البخاری"** بھی امالی کی طرز پر معرض وجود میں آنے والی شرح بخاری ہے جو کہ دوران درس مولانا بدر عالم میرٹھی نے شائع کیا۔ علاوہ ازیں خاتم النبیین، عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسی علیہ السلام ہیں[xli]

مولانا وحید الزماں 1338/1920

آپ نے میاں نذیر حسین دہلوی سے حدیث کی سند لی حدیثی خدمات کے سلسلہ میں آپ کی کتابیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ کشف المغطاعن الموطا ترجمہ موطا امام مالک
۲۔ الھدی المحمود ترجمہ سنن ابی داود
۳۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم
۴۔ تسہیل القاری شرح اردو صحیح بخاری
۵۔ رفع العجاجہ عن ترجمہ سنن ابن ماجہ
٦۔ وحید الغات لغات الحدیث
۷۔ اشراق الابصار
۸۔ روض الرمی من ترجمہ المجتبی ترجمہ سنن نسائی[xlii]

آپ نے حدیثی خدمات کے حوالے سے اپنے زمانے کے اعتبار سے نئی طرح ڈالی۔ آپ نے صحاح ستہ میں سے پانچ صحیح کتابوں کا اور موطا کا اردو میں ترجمہ لکھ کر آنے والی نسل کو ممنون فرمایا۔ اور اس کے ساتھ لغت حدیث میں لغات وحید کے نام سے علیحدہ کتاب لکھی۔[xliii]

مولانا عبد التواب ملتانی 1367/1947

تکمیل علم کے بعد ملتان میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ کتب حدیث میں آپ کو زیادہ تر شغف امام ابن تیمیہ حافظ ابن حجر عسقلانی کی تالیف سے تھا[xliv]۔ حدیثی خدمات کے سلسلہ میں آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

۱۔ تعلیق حاشیہ صحیح مسلم ابی الحسن سندھی عربی
۲۔ تعلیق المصنف ابن ابی شیبہ عربی
۳۔ تعلیق عون المعبود شرح ابی داود عربی

اسکے علاوہ مشکوۃ کی مختصر شرح اور ترجمہ لکھ کر آپ نے ایک اچھی حدیث کی خدمت کی۔ ترجمہ صحیح بخاری کے آٹھ پارے مکمل کیے[xlv]

محمد ابو القاسم سیف البنارسی 1349/1924 آپ سولہ سال کی عمر میں تدریس و تصنیف میں مصروف ہو گئے ۔ آپ نے پچیس مرتبہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم پڑھائی۔[xlvi] آپ نے حدیث کی خدمت اس طور پر کی کہ فتنہ انکار حدیث کے رد میں زیادہ کتب لکھیں۔ جن میں حل مشکلات البخاری، اربعین محمدی وغیرہ ہیں۔[xlvii]

مولانا سید شبیر احمد عثمانی 1369/1949

دیوبند میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد مختلف دینی مدارس میں پڑھاتے رہے۔ علم حدیث میں آپ نے مسلم کی شرح فتح الملہم اور فضل الباری شرح اردو صحیح بخاری لکھی۔ نواب آف بھاولپور سر محمد صادق پنجم کی دعوت پر جامعہ عباسیہ موجودہ **دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بھاولپور** کا افتتاح فرمایا۔[xlviii]

خلاصہ بحث۔

ہندوستان میں علم حدیث کے حوالے سے علماء کرام نے قابل فخر کردار ادا کیا ہے۔ خاص طور پر تیرہویں صدی ہجری کے نصف آخر میں علماء کی خدمات دیگر ممالک سے بہت زیادہ ہیں۔ اس حوالے سے ہندوستان کا نام زریں حروف میں لکھا جانا چاہیے۔ ہندوستان کے مسلم علماء نے فن حدیث کی جو خدمت کی اور بر صغیر پاک و ہند کے مسلم علماء نے فن حدیث کی کتابوں کی تحقیق اور شروحات کے ذریعے جس دلچسپی اور وابستگی کا ثبوت دیا اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

ہندوستان کی علمی و دینی تاریخ کے تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کے ذریعے حدیث نبوی کی جو ترویج و اشاعت ہوئی اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ تیرہویں صدی ہجری ہندوستان میں علم حدیث کے حوالے سے انقلابی صدی کہلاتی ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں باقاعدہ دینی اداروں کا قیام عمل میں آیا اور علم حدیث کی تعلیم و تدریس کا ایک مبسوط نظام برپا ہوا۔

المراجع والمصادر

i قاضی محمد اسلم سیف، تحریک اہلحدیث، تاریخ کے آئینہ میں ص127

ii بزرگ بن شہریار، رام ھر مزی، بانی "اسلامک کلچر حیدر آباد دکن "ص53،52

iii زبیر احمد صدیقی، ڈاکٹر عربی ادبیات میں پاک وہند کا حصہ "ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور 1987"ص 31

iv فقہائے ہند "اداثقافت اسلامیہ لاہور 1976"ج 1 صفحہ 223

v ندوی سید سلیمان، مقالات سید سلیمان ندوی ج دوم ص306۔307

vi ایضاً

vii بہاری فضل حسین الحیات بعد المات "مکتبہ شعیب حدیث منزل کراچی نمبر ا"ص 31

viii تحریک اہلحدیث تاریخ کے آئینہ میں ص235

ix ایضاً

x ڈاکٹر عبد الروف ظفر علوم الحدیث فنی فکری اور تاریخی مطالعہ "ادارہ نشریات لاہور 2009"ص 683

xi تحریک اہلحدیث تاریخ کے آئینہ میں ص235

xii ایضاً

xiii محمد طفیل، نقوش رسول نمبر ٦ "ادارہ فروغ اردو لاہور 1984"ص40

xiv ایضاً

xv نواب صدیق حسن خاں، ابقاء المنن بالقاالمحن "خود نوشت سوانح حیات "تسہیل مولانا محمد خالد سیف" دارالدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور، ص75

xvi ص467 رحمان علی، تذکرہ علماء ہند "پاکستان ہسٹاریکل سوسائیٹی کراچی "

xvii تذکرہ علماء ہند ص467

xviii سید اصغر حسین "مولانا محمود حسن کے حالات و کمالات دارالعلوم دیوبند "ادارہ اسلامیات لاہور "1977 ص17

xix ڈاکٹر محمد اسحاق، علم حدیث میں پاک وہند کا حصہ "ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور 1977"ص202

xx تھانیسری، محمد جعفر، حیات سید احمد شہید "نفیس اکیڈمی کراچی 1968"ص383

xxi سید نذیر حسین، محدث، معیار الحق، مقدمہ عبد الرزاق، "مولانا آزاد کی کہانی خود انکی زبانی "ص366

xxii عبد الحیٰ، حسنی، مورخ، نزہتہ الخواطر " مجلس ادارۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد دکن انڈیا 1959"ج 8 ص497

xxiii فضل حسین بہاری، الحیات بعد المات "مکتبہ شعیب منزل کراچی نمبر 1 "ص662

xxiv سید نفیس الحسینی، سید انور حسین، قاسم العلوم والخیرات اپنے معاصر تذکرہ نگاروں کی نظر میں، "سید احمد شہید اکیڈمی کریم پارک لاہور 2003" ص42 تا45

xxv احمد علی سہارنپوری، محدث، مقدمہ الصحیح البخاری "المیزان و تاجران کتب الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 2004"ص3

xxvi عبد الحیٰ حسنی، مورخ نزہتہ الخواطر و بھجتہ المسامع والنواظر "طیب اکادمی بیرون بوہر گیٹ ملتان 1992"ج 9 ص50

xxvii تاریخ دارالعلوم دیوبند، سید محبوب علی رضوی "دیوبند نمبر 1980 بحوالہ ماہنامہ الرشید خصوصی اشاعت دارالعلوم دیوبند 1974"ص40 تا47

xxviiiایضاً

xxixایضاً

xxxمقصود ایاز، شخصیات کا انسائکلوپیڈیا، "شعاع ادب لاہور "ص306

xxxiارشد، عبد الرشید، بیس بڑے مسلمان "شاہ عالم مارکیٹ لاہور "ص150

xxxiiاحمد رضا خاں بجنوری، مقدمہ انوار الباری، اردو شرح صحیح البخاری "مکتبہ ناشر العلوم دیو بند انڈیا "ج2ص231

xxxiiiایضاً ص225

xxxivتذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء ص319 بحوالہ "علوم الحدیث فنی، فکری، اور تاریخی مطالعہ ڈاکٹر عبد الروف ظفر "

xxxvسید نفیس الحسینی، سید انور حسین، قاسم العلوم والخیرات اپنے معاصر تذکرہ نگاروں کی نظر میں، "سید احمد شہید اکیڈمی کریم پارک لاہور 2003"
ص42تا45

xxxviنزہتہ الخواطر ج8ص81

xxxviiبیس بڑے مسلمان ص397

xxxviiiمسعودی، انظر شاہ نقش دوام "المکتبۃ البنوریہ کراچی "ص147

xxxixایضاً ص165

xlایضاً ص173

xliبیس بڑے مسلمان ص397

xliiحیات وحید، مولانا عبد الحلیم چشتی "ص23

xliiiپاک وہند میں علماء اہلحدیث کی علمی خدمات ص97تا100

xlivراہی، تذکرہ علماء پنجاب ص250

xlvتذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء ص252

xlviابو القاسم بنارسی، جمع القرآن والاحادیث، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر عبد الروف ظفر، نگہت ہاشمی مقدمہ تحقیق "النور انٹر نیشنل بھاولپور 2000"ص4

xlviiتراجم علماء اہلحدیث ہند ص292

xlviiiعلم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت، ڈاکٹر سعد صدیقی ص341

کتابیات

1. ابوالقاسم بنارسی، جمع القرآن والاحادیث، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر عبدالروف ظفر، نگہت ہاشمی، النور انٹرنیشنل بھاولپور۔ طبع اول ۲۰۰۱
2. احمد بن شعیب، محدث، سنن نسائی دار السلام الریاض الطبع اولی اپریل ۱۹۹۹
3. احمد رضا خاں بجنوری، مقدمہ انوار الباری، اردو شرح صحیح بخاری، مکتبہ ناشر العلوم دیوبند انڈیا
4. ارشد، عبدالرشید۔ بیس بڑے مسلمان، شاہ عالم مارکیٹ لاہور
5. اثری، ارشاد الحق، مولانا، پاک وہند میں علمائے اہلحدیث کی خدمات حدیث، ادارۃ العلوم اثریہ فیصل آباد، طبع اول ۱۹۹۰
6. اصغر حسین، مولانا محمود حسن کے حالات و کمالات، ادارہ اسلامیہ لاہور ۱۹۷۷
7. اصغر حسین، مولانا، حیات شیخ الہند، ادارہ اسلامیہ لاہور ۱۹۷۷
8. بہاری، فضل حسین، الحیاۃ بعد المماۃ، مکتبہ شعیب منزل کراچی نمبر ا
9. تھانیسری، محمد جعفر، حیات احمد شہید، نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۶۸
10. رحمان علی، تذکرہ علمائے ہند، مترجم محمد ایوب قادری، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی
11. سعد صدیقی، ڈاکٹر علم حدیث اور پاکستان میں اسکی خدمت، شعبہ تحقیق قائداعظم لائبریری لاہور ۱۹۸۲
12. سیالکوٹی، محمد ابراہیم میر، تاریخ اہلحدیث، اسلامی پبلشنگ لاہور سوم ۱۹۸۰
13. طبری، محمد بن جریر، جامع البیان، المکتبۃ التجاریہ القاہرہ
14. عبدالروف ظفر، ڈاکٹر پروفیسر علوم الحدیث "فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ" نشریات اردو بازار لاہور ۲۰۰۹
15. عبدالرحمن مدنی، ماہانہ محدث، مجلس تحقیق اسلامی لاہور، مارچ ۱۹۸۳
16. عبدالحی حسنی، مولانا نزہۃ الخواطر، مجلس دائرۃ المعارف عثمانیہ حیدر آباد، انڈیا طبع اول ۱۹۵۹
17. عراقی، عبدالرشید، تذکرہ النبلاء فی تراجم، العلماء بیت الحکمت لاہور ۲۰۰۴
18. فیوض الرحمان قاری، مشاہیر علماء دیوبند المکتبہ العزیزیہ طبع اول سوم ۱۹۷۶
19. محمد ابراہیم میر، تاریخ اہلحدیث، اسلامک پبلشنگ لاہور سوم ۱۹۸۰
20. محمد اسحاق، ڈاکٹر، علم حدیث میں پاک وہند کا حصہ، ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور طبع اول ۱۹۷۷
21. محمد اسحاق بھٹی، ڈاکٹر، فقہائے پاک وہند، ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور
22. محمد اسلم سیف، قاضی تحریک اہلحدیث تاریخ کے آئینہ میں۔ مکتبہ اسلامیہ ماموں کانجن
23. محمد طفیل، نقوش نمبر، ادارہ فروغ اردو لاہور، دسمبر ۱۹۸۳
24. میرٹھی، عاشق الہی مولانا، تذکرۃ الخلیل، مکتبۃ الشیخ کراچی
25. میاں نذیر حسین دہلوی، محدث، معیار الحق، مقدمہ عبدالرزاق مولانا آزاد کی کہانی اس کی اپنی زبانی
26. مسعودی، انظر شاہ، مولانا، نقش دوام، المکتبۃ السعودیہ کراچی
27. مقصود ایاز، شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا، شعاع ادب لاہور
28. نواب صدیق حسن خان، البقا المنن بالقا المحن تسہیل مولانا خالد سیف، ادارہ الدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور
29. نوشہروی، ابویحیی امام خاں، تراجم اہلحدیث، جامع سلفیہ فیصل آباد
30. نوشہروی، ابویحیی امام خاں، ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات، مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی، طبع ۱۲۹۱ ھجری